82331 ـ نكاح كے بعد بيوى كو رہائش ديے بغير استمتاع كرنا

سوال

ميرى منگنى كو دو برس ہو چكے ہيں، اور منگنى كے ايك برس بعد نكاح ہو گيا حتى كہ ہمارا ازدواجى گھر تيار ہو جائے ليكن مجھے ميرے خاوند كے ساتھ ايك مشكل درپيش ہے وہ يہ كہ:
ميرا خاوند ميرے ساتھ بغير دخول كيے مكمل ازدواجى معاشرت چاہتا ہے، اور اگر ميں انكار كروں تو وہ خيانت كى دھمكى ديتا ہے، وہ بہت شكى مزاج ہے اور ميرے بارہ ميں شك كرتا رہتا ہے حتى كہ اس نے مجھے گھر سے باہر نكلنا بھى منع كر ديا ہے اور دوستوں سے بات چيت كرنے سے روك ديا ہے، اور مجھے ملازمت ترك كرنے كا كہا ہے كہ اور دليل يہ دى ہے كہ اس طرح ميں حرام ميں پڑنے سے محفوظ رہ سكتى ہوں، حالانكہ ميں نے ايك دن بھى اس كے متعلق نہيں سوچا جو وہ سوچ رہا ہے.
اور اسى طرح وہ ميرے خاندان والوں كا احترام بھى نہيں كرتا، اور ہر وقت ان پر سب و شتم كرتا رہتا ہے، اور ان پر تہمت لگاتا ہے كہ انہوں نے ميرى اچھى تربيت نہيں كى، اور وہ چاہتا ہے كہ ميں اس كى والدہ كو جا كر راضى كروں، اور اگر اس سے كوئى غلطى ہوئى ہے تو پھر اس سے معذرت ضرور كروں حتى كہ وہ راضى ہو جائے.
يہ علم ميں رہے كہ ابھى تك اس نے گھر ميں كوئى بھى چيز تيار نہيں كى، اور ہميشہ مالى مشكلات خراب ہونے كى شكايت كرتا رہتا ہے، اور جب ميں ملازمت كرتى تھى تو اپنى تقريبا آدھى تنخواہ اس پر خرچ كر ديتى تھى، اور وہ مجھ پر اپنے خاندان اور گھر والوں كے ليے تحفوں كى خريدارى لازم كرتا ہے كيا اسے يہ حق حاصل ہے ؟
اور اگر ميں اس كى بات نہ مانوں تو كيا مجھ پر كوئى گناہ لازم آتا ہے، يہ علم ميں رہے كہ ميرے سارے گھر والے اور ميرے گردوپيش جتنے بھى ہيں سب كہتے ہيں كہ وہ شخص ميرے ليے مناسب نہيں مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر نكاح ہو گا ہے يا جسے رجسٹر كرانا كہتے ہيں وہ نكاح رجسٹرار كے پاس درج ہو چكا ہے تو اس طرح آپ اس كى بيوى بن چكى ہيں، اور خاوند كے ليے اپنى بيوى سے جس طرح چاہے استمتاع كرنا مباح ہے، ليكن بيوى كو حق حاصل ہے كہ وہ اپنا آپ اس كے سپرد كرے حتى كہ وہ اسے مہر ادا كر دے، اور اس كے ليے مناسب ازدواجى گھر تيار كرے.

ابن منذر رحمہ اللہ نے اجماع نقل كيا ہے كہ عورت كو حق حاصل ہے كہ وہ خاوند كو دخول سے روك دے حتى كہ وہ اسے اس كا مہر ادا كرے "

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (7 / 200).

اور الكاسانى نے ذكر كيا ہے:

" عورت كو حق حاصل ہے كہ وہ اپنا آپ خاوند كے سپرد اس وقت تك نہ كرے جب تك وہ اس كے ليے رہائش كا انتظام نہيں كرتا "

ديكھيں: بدائع الصنائع (4 / 19).

اس مسئلہ ميں شرعى حكم يہى ہے.

ہميں جو خدشہ ہے كہ يہ خاوند آپ كے ليے رہائش كا انتظام كرنے اور ايك مستقل خاندان بنانے كى كوشش ميں غير سنجيدہ ہے، اور وہ صرف آپ سے تعلقات قائم كر كے استمتاع كرنے پر ہى اكتفا كرنا چاہتا ہے، ہم آپ كو نصيحت كرتے ہيں كہ آپ اس كى بات مان كر اسے اس كا موقع نہ ديں اور اپنا آپ اس كے سپرد مت كريں جب تك وہ آپ كو رہائش بنا كر نہيں ديتا اس طرح اس كو اہتمام اور دخول جلد كرنے اور آپ كى حفاظت كرنے پر ابھارا جا سكتا ہے، كيونكہ اس كى منت سماجت اور آپ كى كمزورى كے باعث جماع و دخول ہو سكتا ہے جس كى وجہ سے حمل ہو جائے اور پھر اس كے نتيجہ ميں بہت برے اثرات مرتب ہونگے يعنى اگر طلاق ہو جائے يا پھر غير اعلانيہ طور پر دخول ہو جسے رخصتى كہا جاتا ہے سے پہلے ہى حمل ہو جائے.

دوم:

اگر آپ كى ملازمت حرام امور سے سالم ہے تو ہم آپ كو يہ ملازمت ترك كرنے كى نصيحت نہيں كرتے، اور نہ ہى آپ كے خاوند كو ملازمت سے روكنے كا حق حاصل ہے جب عقد نكاح ہوا تو آپ ملازمت كر رہى تھيں اور اس نے اسے چھوڑنے كى شرط نہيں ركھى تھى، كم ازكم يہ حال ہے كہ آپ اس ملازمت كو محفوظ ركھيں چاہے كچھ وقتى طور پر چھٹى لے كر اس سے پيچھے ہٹ جائيں يہاں تك كہ آپ كے خاوند كى حالت واضح ہو جائے.

سوم:

خاوند كے دين كے متعلق اچھى طرح پركھنا چاہيے كہ آيا وہ نمازى ہے يا نہيں اور حرام امور سے اجتناب كرتا ہے كہ نہيں اور اس كا اخلاق اسلامى ہو، آپ كے سوال سے تو ظاہر يہى ہوتا ہے كہ وہ شخص اس اعتبار سے اچھا نہيں ہے، اسى ليے وہ آسانى سے آپ كے والدين كو گالياں نكالتا ہے، بلكہ اسى وجہ سے اس كے ليے آپ كو يہ دھمكى

دینا بھی آسان لگتا ہے کہ وہ آپ سے خیانت کریگا!!

ہم نہیں جانتے کہ ایك عقلمند شخص جو امور کی قدر کرنے والا ہو اس سے اس طرح کی کلام کس طرح صادر ہو سکتی ہے، تو کیا یہ صحیح ہے کہ یہ بیوی پر دباؤ ڈالنے کے لیے ایك وسیلہ اور ذریعہ ہو ؟ وہ اسے دھمکی دے کہ وہ اس کو سزا دینے کے لیے زنا کا ارتکاب کریگا! یقینا یہ چیز اس کے دین اور عقل میں بہت زیادہ کمی کی دلیل ہے.

اور اگر شادی و نکاح سے قبل اس شخص کے ساتھ شادی کرنے کے متعلق ہم سے مشورہ کیا جاتا تو ہم آپ کو یہی مشورہ دیتے کہ اس سے شادی مت کریں، لیکن جب کہ یہ نکاح ہو چکا ہے تو ہم یہ کہینگے:

اگر تو وہ نماز میں سستی و کوتاہی کرتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اسے بار بار نصیحت کریں کہ نماز کی پابندی کرے اور اگر وہ اپنی حالت کو نہیں سدھارتا تو آپ اس سے علیحدگی کی کوشش کریں کیونکہ نماز کی پابندی نہ کرنے والے شخص کے ساتھ شادی کرنے میں آپ کے لیے کوئی خیر و بھلائی نہیں.

چہارم:

جب آپ کے سامنے واضح ہو چکا ہے کہ خاوند رہائش تیار کرنے میں غیر سنجیدہ ہے اور وہ آپ کے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھا رویہ نہیں رکھتا - چاہے وہ نماز کا پابند بھی ہوتا - تو ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں چاہے آپ اپنا کچھ حق چھوڑ کر اس سے خلع ہی کر لیں.

اور پھر آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کے گھر والے اور آپ کے گردوپیش جو بھی ہیں وہ اس رشتہ کو مناسب نہیں سمجھتے غالب طور پر اس مسئلہ میں گھر والوں کی نظر زیادہ صحیح ہوتی ہے، کیونکہ وہ معاملے کو بنظر غائر دیکھتے ہیں جو نرمی و رحمدلی سے دور ہوتا ہے جس کے باعث بعض اوقات اس معاملہ والا خود حق سے اندھا ہو جاتا ہے، اور گھر والوں کو اس طرح کے امور میں تجربہ اور علم ہوتا ہے.

اس لیے ہماری رائے ہے کہ آپ اس سلسلہ میں اپنے گھر والوں سے مناقشہ کریں اور جو وہ مشورہ دیں اس پر عمل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ استخارہ ضرور کریں، کیونکہ استخارہ کرنے والا شخص کبھی نقصان نہیں اٹھاتا، اور مشورہ کرنے والا شخص کبھی نادم نہیں ہوتا.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کے غم و پریشانی کو دور کرے، اور آپ کے لیے خیر و بہتری فرمائے وہ جہاں بھی ہو.

واللہ اعلم .